حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کا مجموعہ

مواعظ اشرفیہ

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء

مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۷۷۶۲۰، ۷۷۷۰۰۹۴

www.ahlehaq.org

نہیں تو سمجھ لو کہ اس میں تدین ہے اسی طرح اگر کسی طالب علم کو وعظ کے لئے متعین کیا جائے تو جائز ہے مگر اس کے حدود مقرر کردو کہ اس حد تک کام کرو آگے کو نہ بڑھو آخر دنیا کے بھی تو ہر کام کی ایک ایک حد ہے کہ اس حد سے تجاوز جائز نہیں رکھا جاتا غرض اس طریق سے سب کو تبلیغ میں مشغول ہونا چاہئے جس سے جتنا ہو سکے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کسی کی تخصیص نہیں فرمائی بلکہ ادع الی سبیل ربک میں عام حکم دیدیا ہے اور یہاں جو بظاہر خطاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے تو مقصود خاص حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو خطاب کرنا نہیں بلکہ عام ہے چنانچہ ایک جگہ ارشاد ہے قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی کہ میں اور میرے متبعین اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ دعوت کرتے ہیں اس تفسیر پر انا ضمیر ادعو کی تاکید ہے اور من اتبعنی اس پر معطوف اور گو علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی کی ایک تفسیر یہ بھی کی گئی ہے کہ میں بھی بصیرت پر ہوں اور میرے متبعین بھی اس صورت میں یہ مستقل جملہ ہوگا یعنی علی بصیرۃ خبر مقدم اور انا مع اپنے معطوف کے مبتدا موخر اور ادعو کا معمول نہ ہوگا مگر چونکہ دوسری نصوص میں وعید عدم دعوت کی عام ہے چنانچہ ترمذی میں ایک حدیث ہے کہ جو لوگ امر بالمعروف نہیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو عقاب عام کرے گا اور آپ نے استشہاد کے لئے یہ آیت پڑھی واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ تو اس کے انضمام سے معلوم ہوا کہ امت کا ہر فرد بھی وجوب دعوت کی حکم میں داخل ہے۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پہلی امتیں امر بالمعروف کے ترک سے ہلاک ہوئی ہیں اور امم سابقہ کے حالات نقل کرکے اگر نکیر نہ کیا جائے تو وہ بھی حجت ہے اور اس لئے کہ حق تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے صید کے قصہ میں فرمایا ہے واذ قالت امۃ منھم لم تعظون قوما اللہ مھلکھم او معذبھم عذابا شدیدا یعنی بعض صلحاء نے دوسروں سے کہا تھا کہ ان نافرمانوں کو نصیحت کیوں کرتے ہو تو انھوں نے جواب دیا قالوا

www.ahlehaq.org